

## 127259-مانع حمل گولیاں کھانے کی وجہ سے ماہواری غیر منظم ہو گئی ہے۔

سوال

میں کچھ طبی وجوہات کی بنا پر خاندانی منصوبہ بندی کیلئے گولیاں استعمال کرتی ہوں، میں کچھ دن یہ گولیاں لینا بھول گئی اور اب مجھے خون کے جاری ہونے کی شکایت ہے۔ جن دنوں میں مجھے خون جاری ہونے کی شکایت ہوتی ہے میں ان میں سے دو دن نماز بھی ادا کرتی ہوں لیکن مجھے ایسے لختا ہے کہ میں گناہ کا کام کر رہی ہوں۔ اس بارے میں صحیح رائے کیا ہے؟ میں امید کرتی ہوں کہ اس بات کو اچھی طرح مد نظر کھیں گے کہ یہ گولیاں میں طبی مسائل کی وجہ سے استعمال کر رہی ہوں، اور میرے خاوند کو بھی ان گولیوں کے استعمال کا علم ہے۔ طبی مسائل کچھ اس طرح کے ہیں کہ اگر میں یہ گولیاں استعمال نہ کروں تو مجھے طبی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جناتے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول :

عورت کیلئے مانع حمل گولیاں استعمال کرنے کی اجازت دو شرطوں کے ساتھ ہے:

پہلی شرط : مانع حمل گولیاں استعمال کرنے کی ضرورت ہو؛ مثلاً: خاتون بیمار ہو یا جسمانی طور پر کمزور ہو اور حمل ٹھہر نے سے اس کی بیماری یا کمزوری میں اضافے کا امکان ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ: خاتون کو اس کا خاوند گولیاں استعمال کرنے کی اجازت دے؛ کیونکہ افراش نسل خاوند کا حق ہے۔

نیز یہ بھی ضروری ہے کہ مانع حمل گولیاں استعمال کرنے کیلئے کسی معتمد طبی ماہرسے مشورہ بھی ضروری ہے کہ ان سے اطمینان کریا جائے کہ یہ گولیاں آپ کی صحت کیلئے کس حد تک موزوں ہیں، نیزاں بات پر بھی اطمینان کریا جائے کہ مستقبل میں ان گولیوں کے استعمال سے آپ پر منفی اثرات نہیں پڑیں گے۔

نیز پہلے سوال نمبر: (21169) کے جواب میں یہ باتیں شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ سے نقل کی گئی ہیں۔

دوم :

جہاں تک سوال میں مذکور جاری ہونے والے خون کے حکم اور اس خون کے دوران ادا کی گئی نمازوں اور روزوں کے حکم کا تعلق ہے کہ: ان گولیوں کے استعمال سے خون میں بد نظری پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بات سب کو معلوم ہے، اور یہ بھی کہ اس سے خون کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے یا پھر جلدی آنا شروع ہو جاتا ہے۔

تو اس بارے میں علمائے کرام کی مختلف آراء میں کہ اسے حیض شمار کیا جائے گیا یا نہیں؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے یہ موقف پنایا ہے کہ ان گولیوں کی وجہ سے حیض کے خون میں رونما ہونے والا اضافہ بھی حیض ہی شمار ہو گا، آپ کہتے ہیں: "ان گولیوں کے مضر اثرات میں یہ بھی شامل ہے کہ: ان سے خواتین کے ماہواری نظام میں بد نظری پیدا ہو جاتی ہے، اور اس بد نظری کی وجہ سے عورت کو پریشانی اور شکوک و شبہات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مزید برآں فتوی دینے والوں کو بھی فتوی دیتے ہوئے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛ کیونکہ انہیں بھی معلوم نہیں ہوتا کہ بد نظری کی وجہ سے معتادیاں سے اضافی جاری رہنے والا خون حیض کا ہے یا نہیں؟"

اس بنابر: اگر کسی خاتون کو ماہواری 5 دن آتی تھی اور اس نے مانع حمل گولیاں استعمال کیں اور ماہواری کا دورانیہ پہلے سے زیادہ ہو گیا، تو ایسی صورت میں یہ اضافی ایام بھی (اصل یعنی) ماہواری کے حکم میں ہوں گے؛ مطلب یہ ہے کہ اسے بھی حیض کا حکم حاصل ہو گا بشرطیکہ یہ ماہواری 15 دن سے زیادہ نہ ہو۔

چنانچہ اگر 15 دن سے زیادہ ماہواری کا دورانیہ بڑھ جائے تو پھر اسے استحاشہ کہا جائے گا، اور 15 دن سے زیادہ ہونے پر اس کا وہی حکم ہو گا جو اس کی سابقہ معاد ماہواری کے 5 دن کے بعد ہوتا تھا (یعنی: اس پر طہر کے احکام لا گو ہوں گے اور ایسی خاتون نماز روزے کا اہتمام کرے گی) "انتہی فتاویٰ نور علی الدرب" (123/1)

بجہہ دائیٰ فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ:  
خاتون مانع حمل گولیوں کی وجہ سے جاری ہونے والے خون کو دیکھ کر حکم لگانے کی، چنانچہ اگر اس خون میں حیض والی صفات ہوں تو وہ حیض ہو گا، اور اگر عام خون جیسی اس میں صفات ہوں تو وہ فاسد خون ہو گا اور اس پر حیض کا حکم لا گو نہیں ہو گا۔

دائیٰ فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:  
اًآج کل خواتین گولیوں اور کڑوں کی شکل میں مصنوعی مانع حمل چیزوں استعمال کرتی ہیں، اور کوئی بھی معاجم کڑایا گولیاں دینے سے پہلے خاتون کو دو گولیاں دیتا ہے تاکہ یہ اطمینان کر لے کہ خاتون پہلے سے حاملہ نہیں ہے، تو اگر عورت حاملہ نہ ہو تو اسے خون آنالازمی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ محدود دنوں میں جاری ہونے والا یہ خون حیض کا حکم رکھتا ہے کہ اس دوران نماز اور روزے کا اہتمام نہیں کرنا اور جماع بھی نہیں کرنا؟ واضح رہے کہ ان دو گولیوں کی وجہ سے آنے والا خون حیض کے معاد دنوں میں نہیں آتا۔

اسی طرح کڑایا چھلہ رکھوانے کے بعد یا گولیاں استعمال کرنے بعد عورتوں کی ماہواری کے نظام میں تبدیلیاں آجائیں کہ مانع حمل ذریعہ اپناتے ہی فوری طور پر اتنا خراب ہو جاتا ہے کہ کچھ خواتین کو پورے ماہ میں صرف ایک ہفتہ ہی خون نہیں آتا اور بقیہ تین ہفتوں میں اسے خون مسلسل جاری رہتا ہے، نیز جاری رہنے والے خون کی صفات بھی وہی ہوتی ہیں جو حیض کے خون کی ہوتی ہیں۔

اسی طرح عدم حمل شناخت کرنے کیلئے دی جانی والی دو گولیوں کے بعد بھی حیض جیسا ہی خون آتا ہے، جیسے کہ پہلے سوال میں ذکر کیا گیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ: ان تین ہفتوں کے دوران عورت کیلئے کیا حکم ہے؟ کیا یہ خون حیض کا خون ہے؟ یا خاتون مانع حمل ذرائع اپنانے سے پہلے والی اپنی سابقہ عادت کے مطابق ہی ماہواری کے ایام گزارے جو کہ ایک ہفتہ یادس دن تھی؟

اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا:

"اگر کوئہ دو گولیاں کھانے کے بعد آنے والا خون انہی صفات کا حامل خون تھا جو عورت کو ماہواری کے ایام میں آتا تھا تو ایسی صورت میں خاتون نماز نہیں پڑھے گی اور نہ ہی روزے رکھے گی، اور اگر اس میں وہ صفات نہیں ہیں تو پھر اس خون کو نماز، روزے یا جماع سے روکنے والا خون شمار نہیں کیا جائے؛ کیونکہ یہ خون تو صرف گولیوں کی وجہ سے ہی جاری ہوا ہے" انتہی

"فتاویٰ الجمیلۃ الدامتۃ" (5/402)

نیز شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ ان سے گویاں کھانے کی وجہ سے جاری ہونے والے خون کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:  
”عورت کی ذمہ داری بتتی ہے کہ ڈاکٹر سے رجوع کرے، اگر تو معاف یہ کہہ دے کہ یہ حیض کا خون ہے، تو وہ حیض شمار ہو گا۔

اور اگر طبیب یہ کہے کہ یہ گولیوں کی وجہ سے ہے تو پھر یہ حیض نہیں ہے ”انتہی  
فتاویٰ و دروس حرم کی از شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ (2/284)

یہ ایک اچھا موقف ہے اور اس سے ان شاء اللہ پیچیدگی رفع ہو جائے گی۔

واللہ اعلم۔